روزنامہ **الفضل** ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ — فون ۴۴۹ — ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۷-۴۲ | اتوار ۳ - جمادی الثانی ۱۴۱۳ھ، ۲۹ نبوت ۱۳۷۱ ہش، ۲۹ - نومبر ۱۹۹۲ء | نمبر ۲۷۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## مکرم عبدالجلیل عشرت صاحب انتقال فرما گئے

مکرم عبدالجلیل عشرت صاحب پاؤں کے ایک چھوٹے سے آپریشن کے دوران ۱۵ - نومبر ۱۹۹۲ء (بروز اتوار) شام کے وقت راولپنڈی میں کوثر نرسنگ ہوم میں اچانک انتقال کر گئے۔ ہم اللہ کی طرف سے آئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ وفات کے وقت آپ کی عمر ۷۷ برس تھی۔ وصیت ۱۹۴۴ء میں کروائی تھی۔ ہمیشہ وصیت کا حساب صاف رکھا۔ حصہ جائیداد بھی قسط وار ادا کر رہے تھے۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے ۱۶ - نومبر کو بعد عصر بیت المبارک میں جنازہ پڑھایا اور بعد تدفین دعا بھی کروائی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرے۔

### اگر سارے جماعتی عہدیدار حقیقی امین بن جائیں تو

# روحانی انقلاب ہماری زندگیوں میں ہی برپا ہو جائے گا

## پچھلے آٹھ سال میں جماعت نے جتنا لٹریچر شائع کیا ہے وہ سابقہ سو سالوں میں بھی شائع نہیں ہوا

## امید ہے کہ سیکرٹریان اشاعت ایک ہفتے کے اندر اندر اپنے کام میں اشاعت کے سلسلے میں بہتر تبدیلی پیدا کر لیں گے

**بیت الفضل لندن سے ۲۷ - نومبر کو مواصلاتی سیارے سے نشر ہونے والے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ کے خطبہ کا خلاصہ**

لندن: ۲۷ نومبر۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ اگر جماعت کے تمام عہدیدار اس حد تک امین بن جائیں جس حد تک اللہ تعالیٰ امانت کا مضمون پیش فرماتا ہے تو جو روحانی انقلاب دو سو سال کے اندر ہوتا سامنے دکھائی دے رہا ہے۔ وہ ہماری زندگیوں میں برپا ہو جائے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارشادات آج بیت الفضل لندن میں خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے بیان فرمائے۔ یہ خطبہ بھی حسب معمول مواصلاتی سیارے کے ذریعے بیت الفضل لندن سے لائیو (براہ راست) دنیا بھر میں ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ گذشتہ خطبات کے تسلسل میں امانت کے موضوع پر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ گذشتہ خطبہ میں میں نے اس حدیث کا حوالہ دیا تھا جس میں یہ ذکر تھا کہ خیانت کے متعلق سب سے زیادہ قابل گرفت وہ ہے جسے کسی عہدہ کا امانت دار بنایا گیا ہو۔

اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے عہدوں کی امانت کی مختلف شکلیں بیان فرمائیں اور امام جماعت کی ذمہ داریوں کی تفاصیل بیان فرمائیں۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے امراء جماعت کا ذکر کرتے ہوئے بیان فرمایا کہ جہاں تک امیر جماعت کا تعلق ہے اس کی حیثیت دو طرح سے ہوتی ہے۔ ایک یہ کہ عوام نے اسے منتخب کیا ہوتا ہے۔ دوسرا یہ کہ عوام کے انتخاب پر امام جماعت نے صاد کیا ہوتا ہے۔ اس طرح سے اگرچہ خدا کے تقرر کے لحاظ سے واسطہ در واسطہ بن جاتا ہے۔ لیکن جب امام جماعت کو خدا نے مقرر کیا ہوتا ہے اس کا امیر کی امارت پر صاد کرنا گویا خدا تعالیٰ کا صاد کرنا بن جاتا ہے۔ اس طرح پر امیر پر امانت کا جو بوجھ پڑتا ہے اس کو سامنے رکھ کر امیر کو اپنے فرائض سرانجام دینے چاہئیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا بعض لوگ ان دینی عہدوں کو براہ راست عزت کا ذریعہ سمجھ بیٹھتے ہیں جس طرح دنیاوی سیاست میں عہدوں کو عزت کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے اسی طرح اس عہدہ کو بھی سمجھ لیتے ہیں اور اس عہدہ کو سنبھالنے کے لئے بعض جگہ جتھے بنا لئے جاتے ہیں اگرچہ جماعت احمدیہ کی مسلسل نگاہ اس بات پر ہوتی ہے کہ کسی قسم کا پروپیگنڈہ ان عہدوں کے انتخاب میں نہ ہو لیکن کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ پروپیگنڈہ کی بعض ایسی شکلیں بھی بن جاتی ہیں جو عملاً دکھائی یا سنائی نہیں دیتے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ جہاں نیتیں بگڑ جائیں اس صورت میں خواہ امام جماعت نے یا جماعت نے اس عہدہ پر صاد ہی کیوں نہ کیا ہو ایسے عہدہ دار کے ساتھ خدا کی تائید نہیں رہتی۔ یہاں پر یہ مضمون ایک اور فضا میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ہر عہدے دار کے بارے میں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ضرور وہ خدا سے تائید یافتہ ہے اور ضرور امین ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا حضرت امام جماعت احمدیہ الاول نے ان دنوں میں جبکہ اہل پیغام کی طرف سے مخفی پروپیگنڈہ کیا جا رہا اور چہ میگوئیاں ہو رہی تھیں اس بارے میں بہت واضح فرما دیا تھا کہ اگر میرے علم میں تمہاری غلطی آئی تو میں اسے ضرور پکڑوں گا۔ ہاں جب میں غلطی کروں گا تو اسے خدا تعالیٰ پکڑے گا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ تم کسی امام جماعت کو معزول نہیں کر سکتے۔

باقی صـ۲ پر

## سانحہ ارتحال

مکرم آغا سیف صاحب ناظم دارالقضاء اطلاع دیتے ہیں:-

محترم چوہدری محمد یوسف صاحب آف مالو کے ضلع سیالکوٹ مورخہ ۲۶ نومبر ۹۲ء اڑھائی بجے صبح بعمر ۸۴ سال وفات پا گئے۔

ہم سب اللہ کے لئے ہیں اور اسی کی جانب لوٹ کر جانا ہے۔ آپ محترم چوہدری محمد عیسیٰ صاحب واقف زندگی حال مقیم لندن کے والد محترم تھے۔ آپ بڑے مخلص اور عبادت گذار بزرگ تھے۔ آپ کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ ۲۷ نومبر ۹۲ء کو بعد فجر بیت المبارک کی شرقی جانب محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے ... جنازہ پڑھایا اور تدفین مکمل ہونے پر محترم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر نے دعا کرائی۔

احباب کرام کی خدمت میں چوہدری صاحب کی بلندیٔ درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

## تقریب شادی

مکرم مبشر احمد صاحب ایم ایس سی ابن مکرم رشید احمد صاحب ربوہ کی شادی محترمہ امۃ الرافع بنت مکرم چوہدری نور محمد صاحب ایڈووکیٹ کے ساتھ ۳۰ اکتوبر ۹۲ء اسلام آباد میں ہوئی اور دعوت ولیمہ مورخہ یکم نومبر ۹۲ء کو محلہ فیکٹری ایریا ربوہ میں منعقد ہوئی۔ جس میں افراد خاندان حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ و دیگر احباب نے کثرت سے شرکت فرمائی اور اختتامی دعا مکرم سید میر محمود احمد صاحب ناصر نے کروائی۔ اس سے قبل ان کا نکاح مورخہ ۲ اکتوبر ۹۲ء بیت الذکر اسلام آباد میں مبلغ پچیس ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولوی محمد اسماعیل منیر صاحب نے

باقی صـ۸ پر

یہ شمارہ خطبہ نمبر کے خریداروں کے لئے بھی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ ۱ سے آگے

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا جب خدا تعالیٰ کسی کی غلطی پر بخشش کرتا ہے تو وہ مالک ہے اور اسی حیثیت میں معاملہ کرتا ہے لیکن جب مجھے سختی کرنی پڑتی ہے تو یہ میری بے اختیاری کی علامت ہے دل کی سختی کی علامت نہیں ہے۔ کیونکہ اللہ نے مجھ پر ذمہ داریاں ڈالی ہیں۔ میں ایک حد سے آگے نہیں جا سکتا۔ میں مالک نہیں ہوں میں تو ان ذمہ داریوں کا امانت دار ہوں۔ حضور نے فرمایا جماعت کو چاہیئے کہ وہ امام جماعت پر اعتماد کرے کہ وہ خدا سے تائید یافتہ ہے اور وہ خدا اس سے ایسی غلطی نہیں ہونے دے گا جس کو خدا تعالیٰ خود درست نہ کر سکے۔ اگر ایسا نہ ہو تو یہ تو خدا کی خدائی پر حرف لانے والی بات ہو گی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ امارت اور دیگر عہدوں کی نگرانی کے سلسلے میں چونکہ میں مالک نہیں، اس لئے میرے اختیارات محدود ہیں۔ لیکن وہ اللہ تعالیٰ کے آگے جواب دہ ہے۔ اور اسی طرح جماعت، امام جماعت کے سامنے جواب دہ ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ اہم نکتہ بیان فرمایا کہ کسی امیر کو جب کوئی بات کہی جاتی ہے تو اس کے عمل کا انداز اس شخص کی امانت کا آئینہ بن جاتا ہے۔ مثلاً بہت سے امیر ایسے ہوتے ہیں کہ جیسے کوئی ہدایت سنتے ہیں تو پوری دیانتداری سے اس پر عمل شروع کر دیتے ہیں۔ بعض غفلت کرتے ہیں اور پوری توجہ نہیں کرتے جبکہ بعض ایسے ہیں جو تھوڑی دیر تو توجہ کرتے ہیں لیکن پھر غفلت سے کام لینا شروع کر دیتے ہیں۔ اگر ساری جماعت کے عہدیدار اس حد تک امین ہو جائیں جس حد تک خدا چاہتا ہے تو جماعت احمدیہ کی ترقی کی رفتار سینکڑوں گنا تیز ہو جائے۔ پس ضرورت اس بات کی ہے کہ ہر عہدے دار پوری طرح امین بن جائے۔ اگر ہر عہدیدار حقیقی امین ہو جائے تو وہ روحانی انقلاب جو دو سو سال کے اندر برپا ہوتا نظر آتا ہے وہ ہماری زندگیوں میں برپا ہو جائے۔ جو لوگ اس روحانی انقلاب کو دیکھے بغیر مر جاتے ہیں ہم کو سمجھنا چاہیئے کہ ان کی امانت کا حق ہم نے ادا نہیں کیا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس لئے میں بار بار سمجھاتا ہوں کہ امراء اور دیگر عہدیدار اپنے عہدوں کا حق ادا کرتے کی کوشش کریں۔ حضور نے فرمایا جب میں سفروں پر جاتا ہوں احباب جماعت اور دیگر لوگوں سے ملاقاتیں ہوتی ہیں تو ساتھ ساتھ اس جماعت کی کارکردگی کا نقشہ بھی بننا شروع ہو جاتا ہے اور پتہ لگنا شروع ہو جاتا ہے کہ کون سا امیر ذمہ دار ہے اور کونسا نہیں بغیر کسی کوشش کے وہ منظر ابھرنا شروع ہو جاتا ہے۔ جو سامنے ہوتا ہے کیونکہ دو ہی چیزیں ایسی ہیں جو نظر کو فوراً پکڑ لیتی ہیں ایک غیر معمولی حسن اور دوسرے غیر معمولی بدصورتی۔

اس ضمن میں ایک مثال بیان کرتے ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ سفروں کے درمیان جو ایک چیز سامنے آئی ہے وہ یہ ہے کہ اشاعت کی جو خدمات جماعت کو انجام دینے کی توفیق ملی ہے وہ نہ جماعت کے سامنے لانے کی سچی کوشش کی گئی ہے اور نہ غیروں کے سامنے لانے کی کوشش ہوئی ہے۔ دنیا کی جماعتوں کو یہ علم ہی نہیں کہ میرے لندن آنے کے بعد کے آٹھ سالوں میں اتنی کثرت سے اتنا لٹریچر مختلف زبانوں میں شائع ہوا ہے جو جماعت کی سو سال کی زندگی میں شائع نہیں ہوا۔ (اللہ پناہ دے) یہ بات میں گذشتہ سو سال پر کسی فضیلت کے رنگ میں بیان نہیں کر رہا۔ لٹریچر تو وہی ہے جو حضرت بانی سلسلہ جماعت کے آئمہ اور بزرگوں نے تخلیق کیا ہے۔ بات یہ ہے کہ ماضی میں اتنے ذرائع میسر نہیں تھے۔ خدا تعالےٰ نے میرے لندن آنے کے انعام کے طور پر یہ ذرائع ہمیں عطا فرمائے ہیں اور اس کثرت سے یہ لٹریچر طبع ہوا ہے۔ جسکی کوئی نظیر نہیں ملتی۔ لیکن اس کا کیا فائدہ؟ اگر اس کا احمدیوں کو ہی علم نہ ہو۔ اور غیروں تک بھی وہ نہ پہنچے۔

اس سلسلے میں سب سے بڑی غفلت اس سیکرٹری کی ہے جس کے سپرد اشاعت کا کام ہے۔ جب میں نے اندازہ لگایا ہے تو مجھے پتہ چلا ہے کہ متعلقہ جماعت کے سیکرٹری اشاعت کو اس کا علم ہی نہیں۔ اگر کسی ملک کا امیر اپنے سیکرٹری کو یہ پوچھے کہ بتاؤ ہماری جماعت نے کون کون سا لٹریچر کن کن زبانوں میں شائع کیا ہے کتنے رسائل شائع ہوتے ہیں۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتب اور بزرگان سلسلہ کی کتب کے کتنے تراجم کس کس زبان میں موجود ہیں تو پتہ چلے گا اس سیکرٹری کو علم ہی نہیں ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے سوال کیا کہ کیا ان سیکرٹریوں نے کبھی سوچا ہے کہ اگر آج بوسنیا کا کوئی نمائندہ ان کے پاس جماعت کے بارے میں معلوم کرنے آئے وہ کیا لٹریچر اسے پیش کریں گے۔ کیا کبھی اس نے سوچا ہے کہ اگر کوئی شخص آکر اسے یہ کہے کہ اٹلی کا ایک باشندہ میرا دوست بنا ہے میں اسے کیا کتابیں دوں۔ کیا اس نے کبھی غور کیا ہے کہ اگر کوئی احمدی کوریا کے کسی دوست کو لے کر آئے تو اس کو کیا پیش کریں گے غرضیکہ ساری زبانوں کا پتہ ہونا اور ان کا استعمال کرنا ضروری ہے ورنہ زبانوں کو جانے بغیر کس طرح پیغام پہنچایا جائے گا اگر کسی زبان میں بول چال کی اہمیت نہیں تو کم از کم اسے تحریراً ہی پیغام دے دیا جائے۔ اکثر سیکرٹریان اشاعت کو یہ بھی پتہ نہیں کہ ان کے پاس کیا کیا لٹریچر ہے اور وہ کہاں پڑا ہے۔ ان کی جماعت نے اس مرکزی شعبے کو وہ رقم بھی ادا کی ہے یا نہیں جو اس لٹریچر کے بدلے میں ارسال کرنی تھی۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا جب کبھی سال چھ ماہ کے بعد امراء کو لکھا جاتا ہے کہ جو لٹریچر ان کو بھجوایا گیا تھا اسکے بارے میں بتائیں تو پتہ چلتا ہے کہ نہ تو وہ تقسیم ہوا ہے اور نہ فروخت ہوا ہے اگر اشاعت کے سیکرٹری کو اپنی ذمہ داریوں کا احساس ہو اور اسے پتہ ہو کہ کتنی کتب اسکے پاس ہیں۔ کتنی اور چاہئیں ان کو کہاں رکھنا ہے۔ کس سلیقے اور ترتیب سے رکھنا ہے کہ ان کو دکھایا جا سکے تو یہ ساری سوچیں آتے ہی وہ اتنا مصروف ہو سکتا ہے کہ مہینہ بھر اس کو فرصت ہی نہ ملے کہ کمرہ کون سا مہیا کرنا ہے کتابوں کو کس طرح خوبصورتی سے رکھنا ہے۔ سٹاک رجسٹر میں اندراجات کرنے ہیں۔ ان کی قیمت کا حساب کرنا ہے۔ دوبارہ شائع کرنے کا کیا طریق ہے؟ یہ ایک بہت وسیع کام ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا۔ جاننا چاہیئے کہ اس جماعت سے تعلق رکھنا کتنی بڑی ذمہ داری ہے۔ اس نے اس پیغام کو ساری دنیا میں غالب کرنا ہے۔ اسکے لئے ہر فرد کو اپنے دائرے میں امام جماعت بن کر سوچنا ہے اور کام کرنا ہے۔ اس کیلئے ہمیں متقیوں کی جماعت کی ضرورت ہے۔ ہمیں ہر فرد بشر امام جماعت کی طرح ذمہ داریاں ادا کرنے کا شعور رکھتا ہو۔ ہم اپنے اس معیار کو جتنا بلند کرتے چلے جائیں گے اپنے مقاصد کو اتنی ہی تیزی سے حاصل کرتے چلے جائیں گے ہمارے مقاصد کیا ہیں؟ دین حق کو دنیا میں نافذ کرنا۔ دین حق کو ساری تفاصیل کے ساتھ دنیا بھر کے انسانوں کی زندگیوں میں داخل کرنا۔ ہمارا غلبہ حاصل کرنے کا مقصد کوئی حکومت حاصل کرنا نہیں ہے غلبے سے مراد اللہ کی حکومت کو دلوں پر قائم کرنا ہے۔ ان معنوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے سوچیں کہ کتنا بڑا کام ہے اور کتنا ابھی کرنا باقی ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ نے فرمایا اگر سیکرٹری اشاعت نے کام کرنا ہے تو آغاز ہی سے اسے اپنی ذمہ داریوں کی تفاصیل کو سمجھنا ہو گا۔ پس مرکز کو لکھتے رہنا اور یہ دیکھنا بھی ضروری ہے کہ یہ لٹریچر ضرورتمندوں تک پہنچا بھی کہ نہیں۔ بعض ایسے نظام بھی دنیا میں قائم ہیں کہ اگر ایک طرف کتاب ڈالیں تو دوسری طرف پڑھنے والوں تک پہنچ جاتی ہے پس ہمیں اس لٹریچر کو ان نہروں میں ڈالنا ہو گا۔ جن سے وہ پڑھنے والوں کے کھیتوں تک پہنچ جائیں۔

حضور ایدہ اللہ نے اس کی ایک مثال بیان کرتے ہوئے بتایا کہ لوگوں کو مختلف اشیاء کی ایجنسیاں لینے کی خواہش ہوتی ہے اسی طرح ایک احمدی دوست مجھے ملا۔ میں نے اس سے سوال کیا کہ تم اپنی ایجنسی کی مصنوعات کس طرح پھیلاؤ گے۔ کس طرح کام کرو گے۔

اس نے کہا کہ پہلے میں سب ضرورتمندوں کے فون نمبر حاصل کروں گا۔ ان سے رابطہ کے لئے ان کے پتے حاصل کروں گا۔ ان کو بتاؤں گا کہ میرے پاس فلاں چیز ہے آپ اپنی سہولت کے مطابق مجھے وقت دیں میں حاضر ہو جاؤں گا۔ اگر فون کر کے خط لکھ کے بھی کام نہ بنا تو پھر میں ایک ایک کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جب کام کی اپنائیت ہو تو انسان کی بہترین صلاحیتیں خود بخود جاگ پڑتی ہیں۔ یہ سارے طریقے بغیر کسی نوٹس کے از خود سامنے آجاتے ہیں۔ میں اس شخص پر بڑا خوش ہوا کہ اگر تم یہ سب کچھ کر لو گے تو کامیاب ہو گے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ہم نے تو لاکھوں کروڑوں دروازے کھٹکھٹانے ہیں اور صرف کھٹکھٹانا ہی نہیں بلکہ ان کے دلوں تک یہ کتابیں پہنچانی

باقی ص۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ ۔ الثانی

# ہماری تاریخ

"میرے نزدیک امارت کا سوال ساری جماعتوں کے لئے محتاجِ توجہ ہے اور میرا ارادہ ہے کہ ساری جماعتوں کے لئے امیر مقرر کئے جائیں اور اس میں بعض مقامات میرے مدِنظر ہیں۔ جن میں ابتداءً امیر مقرر کئے جائیں گے۔

بعض لوگوں نے مقامی امارت کو سمجھا نہیں۔ اس لئے میں اس کے متعلق مختصراً بیان کرتا ہوں۔ چونکہ قادیان مرکز ہے۔ تو بعض لوگ خیال کر لیتے ہیں۔ کہ "امام" کے بعد قادیان کی جماعت کا امیر بھی "امام" ہی ہو جاتا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ چلو ان سے بعض معاملات ان کی "امامت" کی حیثیت میں حل کرائیں۔ سو یاد رکھنا چاہیئے کہ مقامی امارت کے ساتھ صرف مقامی امور وابستہ ہوتے ہیں۔ جیسے مثلاً جماعت سیالکوٹ کا امیر ہو تو اس کے متعلق سیالکوٹ کے ہی معاملات ہونگے۔ بیرونجات کے نہیں ہوں گے۔ اسی طرح قادیان کے متعلق بھی ہے۔ ورنہ مرکزی معاملات جن کا تعلق "امامت" سے ہوگا وہ بہرحال "امام" سے ہی متعلق ہوں گے۔ خواہ "امام" کہیں ہو اور جو ناظروں یا صدر انجمن احمدیہ سے تعلق رکھتے ہیں ان کو وہی انجام دیں گے۔ تعلیم کے متعلق آخری فیصلہ ناظر تعلیم و تربیت کا ہوگا اور محاسبہ کے متعلق ناظر محاسبہ کا اور امور عامہ کے متعلق ناظر امور عامہ کا اور امیر سے صرف وہی معاملات متعلق ہوں گے جو مقامی ہیں۔"

امارتوں کے قیام کے علاوہ اسی سال حضور نے مجلس شوریٰ کے مشورہ کے ساتھ ہر جماعت میں مختلف سیکرٹریوں کا تقرر بھی فرمایا جو مرکزی نظارتوں کے کام میں اپنی اپنی جماعت کی نمائندگی کریں۔ اس اہم انتظامی فیصلہ کے نتیجہ میں جماعت کی ہر شاخ میں ایک ایک قسم کی چھوٹی سی صدر انجمن احمدیہ کی تصویر بن گئی۔ ہر نظارت سے تعلق رکھنے والا ایک ایک سیکرٹری ہر جماعت میں اس غرض سے مقرر ہوا کہ متعلقہ نظارت کے ہر قسم کے کاموں کی نگرانی کرے اور تعمیری کاموں کو فروغ دینے کی کوشش کرے۔ یہ نظام آج بھی جماعت احمدیہ میں قائم ہے اور مزید مستحکم ہو چکا ہے البتہ چھوٹی جماعتوں میں امیر کی بجائے صدر مقرر ہوتا ہے۔

حضرت امام جماعت ۔ الثانی نے امارت کے نظام کو نافذ کرنے کے بعد اُسے نہایت عمدہ رنگ میں پروان چڑھایا اور بڑی احتیاط اور پیار کے ساتھ جماعت کی اس بارہ میں تربیت فرمائی یہاں تک کہ آج قریباً ہر احمدی نظامِ جماعت کے اس پہلو سے خوب واقف ہو چکا ہے۔ فرائض اور اس کے بارہ میں ہدایات کا اسے علم ہے۔ اور احباب جماعت اپنے حقوق اور فرائض سے خوب واقف اور ہم آشنا ہیں۔ چنانچہ جب کبھی بھی کسی فتنہ پرداز نے اس نظام میں فساد پیدا کرنے کی کوشش کی جماعت نے یک آواز اسے ناکام کر دکھایا۔ اختلافات کا پیدا ہونا تو ایک طبعی امر ہے۔ اور زندگی کی علامت ہیں لیکن حضرت امام جماعت ۔ الثانی نے اختلافات سلجھانے کا ایک ایسا عمدہ اسلوب جماعت میں رائج کر دیا کہ بڑے بڑے اہم اختلافات بھی بغیر کسی قباحت اور فتنے کے اس اعلیٰ نظام اور تربیت کی برکت سے زائل ہو جاتے ہیں۔ جب بھی جماعت کے کسی فرد نے حضرت امام جماعت الثانی کو کسی ایسے امر سے آگاہ کیا جو اس کے نزدیک امیر کو نہیں کرنا چاہیئے تھا۔ تو حضور نے ایسے موقع پر عموماً حسب ذیل طریق اختیار فرمایا:-

اگر وہ شکایت بے نام ہوتی تو اس پر کوئی کارروائی نہ فرماتے اور خطبات میں بھی اس امر پر کئی دفعہ اظہار رائے فرمایا اور بتایا کہ اگر اس طرح بے نام شکایت کرنے والے ہوں، تو اس سے جماعت میں بُزدلی پیدا ہوگی اور جھوٹی شکایات کا ایک ایسا سلسلہ چل پڑے گا۔ جس کی روک تھام ممکن نہ رہے گی۔ اگر شکایت کنندہ اپنا نام اور پتہ وغیرہ درج کرتا لیکن امیر جماعت کی وساطت کے بغیر شکایت بھیجتا تو حضور فوری طور پر امیر متعلقہ سے اس بارہ میں وضاحت طلب فرماتے۔ حضور عموماً یہ پسند نہیں فرماتے تھے کہ شکایت اس منتظم کی وساطت کے بغیر کی جائے جس کے خلاف وہ شکایت کر رہا ہے۔ اس خطرہ کے ازالہ کے لئے کہ شکایت کہیں راستہ میں روک نہ لی جائے بلاوجہ تاخیر سے نہ پہنچنے والی شکایات کی نقل براہِ راست بھجوانے کے طریق کو پسند فرماتے۔ چنانچہ بسا اوقات ایسا بھی ہوتا کہ اگر شکایت کنندہ کوئی صائب الرائے شخص ہوتا اور شکایت میں سرسری مطالعہ ہی سے کوئی وزن نظر آتا تو متعلقہ منتظم کی طرف سے اصل شکایت پہنچنے کا انتظار کئے بغیر فوری رپورٹ طلب فرما لیا کرتے۔ اس طریق پر امراء کو یہ حق حاصل تھا کہ نائب ناظروں یا ناظروں کے خلاف شکایت کریں لیکن ہر دو صورت میں حضور ہرگز یہ پسند نہیں کرتے تھے کہ شکایت کنندہ ادب کے پہلو کو نظر انداز کر دے یا کوئی ایسی زبان یا طرزِ کلام اختیار کرے جس سے افسر صیغہ کے وقار کو صدمہ پہنچنے کا احتمال ہو۔ بڑی بڑی جماعتوں کے امراء میں سے ایسے امراء جن کو جماعت کی غیر معمولی خدمت اور تعلیم و تربیت کا موقع ملا ہو حضور ان کو خاص احترام کی نظر سے دیکھتے اور جماعت میں بھی مختلف رنگ میں ان کی عزت کو قائم فرماتے تاکہ جماعت میں اچھے کارکنان کے احترام کا جذبہ پیدا ہو بعض اوقات ایسے امراء کو اس بات کی اجازت دیتے کہ مناسب حدود کے اندر رہتے ہوئے کسی ایسے ناظر کے کام پر کھل کر تنقید کریں جس کی کوتاہی کی وجہ سے کسی اہم جماعتی مفاد کو نقصان پہنچا ہو اور جماعت کی تربیت کے لئے ضروری ہو کہ اس معاملہ پر کسی قدر تفصیل سے بحث کی جائے۔ چنانچہ مجلس مشاورت کی کارروائی میں قارئین کو بعض اوقات ناظروں پر ایسی سخت تنقید نظر آئے گی۔ جس کی عام حالات میں "حضور" اجازت نہیں دیا کرتے تھے۔ اسی طرح جب تنقید کرنے والے امراء کے عمومی مزاج اور کردار پر نظر ڈالیں تو ان کی اس غیر معمولی تنقید پر مزید تعجب ہوگا کیونکہ ایسی تنقید کرنا عموماً ان کی عادت میں داخل نہ تھا۔ کئی مرتبہ میں نے محسوس کیا کہ بعض دوست کم فہمی میں ایسے مواقع سے غلط نتیجہ اخذ کرتے ہوئے سلسلہ کے مرکزی کارکنان پر مشاورت میں تنقید شروع کر دیتے گویا دنیا کی کسی پارلیمنٹ میں وزراء کی گوشمالی کی جارہی ہو تو حضور ایسے موقع پر فوری طور پر ان کو سمجھا کر سلسلہ کلام بند کر دیتے اگر ناظر کی غلطی ہوتی تو خود اسے سمجھا دیتے ورنہ بدظنی اور مبالغہ کرنے والے ناقد کی خاطر خواہ گوشمالی فرماتے۔

عموماً امراء کے ساتھ حضور کا سلوک نہایت مشفقانہ تھا۔ خصوصاً پُرانے خدامِ سلسلہ سے تو گہرا قرب کا تعلق تھا۔ ان پر غیر معمولی اعتماد فرماتے۔ وقتاً فوقتاً اہم امور میں مشورہ کے لئے طلب فرماتے رہتے۔ امارت کے کام کے علاوہ بھی اہم جماعتی ذمہ داریاں ان کے سپرد کرتے کبھی ناراض بھی ہوتے لیکن ناراضگی کے بعد جس غیر معمولی شفقت اور دلداری کا سلوک فرماتے وہ قلوب میں کچھ ایسی کیفیت پیدا کرتا کہ شخص متعلقہ زبانِ حال سے یہ کہہ اٹھتا کہ ؎

صحتیں لاکھوں مری بیماریٔ غم پر نثار
جس میں اُٹھے بارہا انکی عیادت کے مزے

خفا ہوتے لیکن ناز برداری بھی کرتے۔ بے تکلف مجالس میں بے تکلف اظہارِ خیال کی نہ صرف اجازت دیتے بلکہ پسند فرماتے۔ کہ احباب کُھل کر اپنے دل کی بات کریں۔ خود اپنے خلاف شکوے بھی سنتے اور بڑے دلپذیر انداز میں ان کا ازالہ بھی فرماتے۔

اپنے مقرر کردہ امراء سے حضور خاص محبت اور شفقت کا تعلق رکھتے تھے۔ "امام" اور امیر کے مابین محض رسمی قانونی رشتہ نہ تھا بلکہ اس میں ذاتی تعلق اور گہری ہمدردی اور شفقت کی وجہ سے ایک غیر معمولی جذباتی قوت بھی پیدا ہو جاتی تھی۔ اگر اس سلسلہ میں ان تمام امراء کے ذاتی تجارب مشاہدات اور واردات کو اکٹھا کیا جائے جنہیں حضور کے ساتھ آپ کے مقرر کردہ امیر کی حیثیت سے کام کرنے اور اس تعلق سے لطف اندوز ہونے کا موقعہ ملا، تو بلاشبہ یہ ایک طویل داستان بن جائے گی۔ سرِدست صرف اتنا ذکر کافی ہے کہ جب بھی بعض ایسے امراء سے گفتگو ہوئی جنہیں آپ کے زمانہ میں امارت کے فرائض سرانجام دینے کا موقع ملا تو میں نے دیکھا کہ حضور کی شفقت کی یادیں برساتی گھٹاؤں کی طرح ان کے قلب و ذہن کی کائنات پر چھا گئیں۔

(سوانح حضرت امام جماعت ۔ الثانی
صفحہ ۱۷۰ تا صفحہ ۱۷۳)

# مالی قربانی کا فلسفہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں:

"اگر یہ روپیہ ہماری ضرورت کے لئے کافی ہو جائے تب پھر بھی تمہارے اندر ایمان پیدا کرنے کے لئے تمہارے اندر اخلاص پیدا کرنے کے لئے تمہارے اندر زندگی پیدا کرنے کے لئے تمہارے اندر روحانیت پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ تم سے قربانیوں کا مطالبہ کیا جائے اور ہمیشہ اور ہر آن کیا جاتے۔ اگر قربانیوں کا مطالبہ ترک کر دیا جائے تو یہ تم پر ظلم ہوگا۔ یہ سلسلہ پر ظلم ہوگا۔ یہ تقویٰ اور ایمان پر ظلم ہوگا"

(الفضل ۳۱، اگست ۱۹۴۷ء)

اسی لئے تحریک جدید کی مالی قربانی کا مطالبہ بھی اس کے انیس سالہ دور کے بعد لازمی قرار دے دیا گیا تاکہ ہمارے ایمان، زندگی اور روحانیت فروغ باقی رہے۔ مبارک ہیں وہ وجود جو اس نکتہ کو سمجھیں اور وقت کے تقاضے کے مطابق بڑھ چڑھ کر اس عظیم الشان تحریک کے لئے قربانیاں پیش کریں"

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ——— نون ۔ سین

# بیرونی ممالک کے سرمایہ کار

عالمی بنک کے صدر مسٹر ایم ۔ ٹی پریسٹن نے تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستان کی حکومت کو چاہیئے کہ امن و امان کے مسئلے پر زیادہ توجہ دے تاکہ بیرونی سرمایہ کار پاکستان میں سرمایہ کاری کرتے ہوئے خوشی محسوس کریں ۔ انہوں نے اس بات کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا ۔ کہ ہر بیرونی سرمایہ کار کو سب سے پہلے یہ خیال آتا ہے کہ جس ملک میں ہم سرمایہ کاری کرنے لگے ہیں وہاں کی فضاء کیسی ہے ۔ ہم خود اور وہاں کے لوگ کس حد تک اپنی زندگی اور اپنے مال و منال کو محفوظ سمجھتے ہیں ۔ انہوں نے کہا کہ لوگوں کی زندگی اور ان کے طرز بود و باش کو زیادہ بہتر بنانے کی ضرورت ہے اور ایسا کئے بغیر بیرونی ملک کے سرمائے کو پاکستان میں کسی قسم کی کشش نظر نہیں آئے گی ۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ کسی ملک میں بھی امن و امان کا مسئلہ بیرونی سرمایہ کاروں کے لئے انتہائی اہمیت کا حامل ہوتا ہے ۔

آپ ایک پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے ۔ ایک سوال کے جواب میں آپ نے اس بات کی وضاحت کی ۔ اس سے پہلے وہ صدر مملکت اور وزیر اعظم اور دیگر وفاقی اور صوبائی وزراء سے مل چکے تھے اس موقعہ پر آپ نے ایک پہلے سے تیار شدہ بیان تقسیم کروایا جس میں سماجی معاملات اور عوام الناس کے مالی معاملات سرمایہ کاری کی فضاء اور ماحولیات کے مسائل پیش کرتے ہوئے اپنی تشویش کا اظہار کیا تھا اور اس بات کی اپیل کی تھی کہ مزید سرمایہ کاری کے لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ یہاں کے لوگ امن و امان کی زندگی بسر کر رہے ہوں ۔

آپ نے بیرونی ممالک کے سرمایہ کاروں کو بھی اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ جس حد تک بھی ممکن ہو وہ پاکستان میں سرمایہ کاری کریں ۔ آپ نے بیرونی سرمایہ کاری کے متعلق اس رائے کا اظہار کیا کہ ملک کی ترقی اور بہبود کے لئے بیرونی سرمایہ کاری بہت اہم ہے ۔

## ماحولیات

جرمنی کے وزیر ماحولیات مسٹر جولیمن جنہوں نے ہاؤزنگ سیکرٹریٹ کا دورہ کیا سے گفتگو کرتے ہوئے پنجاب کے وزیر ماحولیات چوہدری نذیر احمد نے کہا کہ ان کی حکومت عنقریب ماحولیات کے موضوع پر ریفریشر کورس منعقد کرنے والی ہے اور اسی طرح یہ بھی پروگرام بنایا گیا ہے کہ ماحولیات کو سکول کے مضامین میں باقاعدہ میٹریکولیشن تک پڑھایا جائے ۔

وزیر ماحولیات پنجاب نے مزید بتایا کہ پنجاب زرعی علاقہ ہے اور یہاں ہر سال تقریباً ۱۸ ہزار ٹن کیڑے مار دوائیں استعمال ہوتی ہیں جیسا کہ یہ بات واضح ہے اگر ایک طرف یہ کیڑے مار دوائیں کھاد کے طور پر ہماری فصلوں کے لئے مفید ثابت ہوتی ہیں تو اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ ماحولیات پر جو اثر ڈالتی ہیں وہ مضر صحت ہو سکتا ہے آپ نے کہا کہ یہاں پچاس ہزار صنعتی یونٹ ہیں جو زیادہ تر ایسے علاقوں میں واقع ہیں جو شہری آبادی کہلائی جا سکتی ہے ۔ اور چونکہ وہاں پر ایسے آلات نہیں لگے ہوئے جن سے آلودگی کو روکا جا سکے ماحولیات پر برا اثر پڑ رہا ہے اب تک وفاقی حکومت نے کوئی ایسا قانون نہیں بنایا جس کے ذریعے آلودگی سے بچا جا سکے ۔ انہوں نے کہا کہ سکولوں اور کالجوں میں اس سلسلے میں لیکچر دئے جاتے ہیں تاکہ طلباء ماحولیات کو بہتر رکھنے میں مدد دے سکیں ۔ اور حقیقت میں طلباء کو یہ باتیں بتانے سے یہ غرض بھی ہے کہ وہ ان باتوں کو اپنے والدین اور اپنے حلقے میں پوری طرح واضح کریں ۔ اس سلسلے میں انہوں نے غیر سرکاری تنظیموں کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ جب تک سب لوگ مل کر ماحول کو صاف رکھنے کی کوشش نہیں کریں گے ۔ اس وقت تک اس کام میں کامیابی نہیں ہو سکتی ۔

## سیلاب ۔ معاوضے

راولپنڈی، گوجرانوالہ اور فیصل آباد کے کمشنروں اور ڈپٹی کمشنروں کی ایک میٹنگ میں پنجاب کے ریونیو منسٹر ارشد خان لودھی نے بتایا کہ سیلاب سے متاثرہ لوگوں کو اب تک ۱ ار ۷ ۹۹ ملین روپے تقسیم کئے گئے ۔ جن افراد کو یہ رقم دی گئی ہے ان کی تعداد ۸۹،۴۳،۴ وا ہے ۔ آپ نے کہا کہ ایسے سیلاب سے متاثرہ افراد جنہیں ابھی تک کچھ نہیں دیا جا سکا انہیں بھی عنقریب معاوضہ دیا جائے گا ۔ آپ نے نئی درخواستوں کے لئے اعلان کیا اور کہا کہ اس بات کا لحاظ رکھا جائے گا کہ کوئی شخص جو سیلاب سے بری طرح متاثر ہوا ہے وہ معاوضہ کے بغیر نہ رہے ۔ آپ نے اس سلسلے میں کارکنوں کو تلقین کی کہ وہ خدا خوفی کے ساتھ کام کریں اور ڈپٹی کمشنروں کو یہ ہدایت کی کہ وہ فہرستوں کی اچھی طرح پڑتال کریں ۔ اور تنبیہہ کی کہ جہاں غلط کام ہو گا وہاں ضروری سرزنش کی جائے گی ۔ آپ نے کہا کہ سیلاب نے کھڑی فصلوں کو تباہ کر کے ملک کی اقتصادیات پر خاصا برا اثر ڈالا ہے ۔ اس بات کی ضرورت ہے کہ کسانوں کو اتنی مدد ضرور دی جائے کہ وہ اپنی فصلیں اگا سکیں ۔

## بی آر بی نہر کا علاقہ

لاہور کے قریب بی ۔ آر ۔ بی نہر کو اس وقت خاصی مشہوری ملی تھی جب کہا جاتا تھا کہ ۱۹۶۵ء میں بھارت اپنی فوجوں کو اس نہر تک لے آیا تھا ۔ اور وہ یہ دعویٰ کر رہا تھا کہ ہم شام کی چائے لاہور میں پئیں گے اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور وہ نہ صرف اس نہر تک نہ پہنچنے پائے ۔ اور لاہور میں آنے کا تو سوال ہی پیدا نہ ہوا ۔ اب اس علاقے کے ۱۸۵ گاؤں کے لئے جنہیں ماجھا بھی کہا جاتا ہے پنجاب کے وزیر اعلیٰ غلام حیدر وائیں نے دس کروڑ روپے دینے کا وعدہ کیا ہے تاکہ وہاں آب رسانی کا انتظام ہو سکے اور زراعت کو فروغ مل سکے ۔ وزیر اعلیٰ موصوف کرباٹھ میں جو لاہور سے پندرہ کلو میٹر کے فاصلے پر ہے ایک میٹنگ سے خطاب کر رہے تھے ۔

آپ نے حاضرین کو بتایا کہ یہاں کے لوگوں کو ایک نئی پراجیکٹ کے ذریعے دریائے راوی اور بی ۔ آر بی ۔ نہر کے ذریعے پانی مہیا کیا جائے گا ۔ اسی طرح آپ نے بیدیاں سڑک کی مرمت اور اس کی توسیع کا بھی ذکر کیا " کاہنا " میں آپ نے ایک سیکنڈری سکول کے قیام کا وعدہ کیا اور کہا کہ یہ سیکنڈری سکول طالبات کے لئے ہو گا ۔

جو زمین دریا برد ہو چکی ہے اس کا ایک سروے عمل میں لایا جائے گا ۔ اور پھر اس زمین کو قابل کاشت بنانے کی پراجیکٹ پر عمل کیا جائے گا ۔

## ترکی اور البانیہ

ترکی اور البانیہ نے دو معاہدوں پر دستخط کئے ہیں ۔ البانیہ کو اس بات کا ڈر ہے کہ اگر سربیا اور بوسنیا کی جنگ آگے بڑھی تو البانیہ کو بھی لپیٹ میں لے لے گی ۔ ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ اقوام متحدہ نے یوگوسلاویہ کے خلاف جو پابندیاں لگائی ہوئی ہیں ۔ انہیں مسلسل توڑا جا رہا ہے ۔ سرب لوگوں کا تشدد کا ہاتھ روکا نہیں گیا اور سربیا اور مونٹے نیگرو کی پابندیوں پر عمل نہیں ہو رہا ۔ البانیہ کے نمائندے نے کہا کہ ان حالات میں ہمیں اس بات کا خطرہ ہے کہ یہ جھگڑا کوسووو اور اس سے بھی زیادہ دور تک پہنچ جائے گا کیونکہ ایسا لگتا ہے کہ ایک بلکان جنگ ہونے والی ہے ۔ اس نمائندے نے کہا کہ البانیہ امن و امان کی پالیسی پر عمل کرتا ہے اور اس کی ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ وہ گفت و شنید کے ذریعے مسائل حل کرے ۔ اور ہم ایسا ہی کرتے رہیں گے لیکن اس کے باوجود ہم اپنا دفاع کرنا بھی ضروری سمجھتے ہیں اور ہمیں اس بات کی مسلسل ضرورت محسوس ہو رہی ہے کہ ہم اپنی فوجوں کو چاق و چوبند رکھیں ۔ اور اگر ہمارے خلاف کوئی حملہ ہو تو اس کا منہ توڑ جواب دیں ۔ ترکی کے ساتھ جو معاہدے کئے گئے ہیں ان میں تربیت کی شق شامل ہے اور اکٹھی مشقوں کی بھی ۔ یہ دونوں ملک البانیہ اور ترکی اسلامی ملک ہیں اور ان دونوں کے تعلقات اپنے ہمسایہ یونان سے اچھے نہیں ہیں ۔ اس سے

باقی صٓ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# مکرم شیخ اعجاز احمد صاحب

یہ مضمون مکرم ڈاکٹر عبدالرشید تبسم صاحب کی کتاب "یارانِ نو" سے لیا گیا ہے۔ یہ کتاب کافی عرصہ پہلے شائع ہوئی تھی ـــــــ ادارہ

شیخ اعجاز احمد ایک بہترین نقادِ نظم و نثر، بلند پایہ ادیب، شاعر، ادب دوست اور ادیب نواز آدمی ہیں۔ شعر کہتے ہیں مگر کم۔ جو کچھ کہتے ہیں خوب کہتے ہیں لیکن شعرا کے زمرہ میں شمار ہونے میں انہیں تامل ہے۔ اعجاز تخلص کرتے ہیں۔

شیخ اعجاز احمد ۱۸۹۹ء میں سیالکوٹ میں ایک نہایت معزز کشمیری خاندان میں پیدا ہوئے۔ آپ شاعرِ مشرق ڈاکٹر اقبال کے بھتیجے ہیں۔ آپ کے والدِ محترم شیخ عطا محمد ایم ای ایس میں انجینئر تھے۔ ڈاکٹر اقبال اور شیخ عطا محمد سگے بھائی تھے۔ ڈاکٹر صاحب کو اپنے بھائی شیخ عطا محمد سے بے حد محبت تھی۔ ایسی محبت جس کی مثال عام بھائیوں میں کم ملتی ہے۔ حقیقت میں وہ انہیں اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھتے تھے۔ ڈاکٹر اقبال نے بھائی سے اپنی محبت کا اظہار اشعار میں بھی جا بجا کیا ہے

شیخ اعجاز احمد کی زیادہ ذہنی تربیت اپنے گھر ہی میں ہوئی جس کی فضا نہایت پاکیزہ اور ماحول صیقل گرِ فکر و نظر تھا۔ مذہب و معاشرت کے مبادی آپ نے وہیں سے سیکھے۔

باقاعدہ تعلیم کے لئے آپ سیالکوٹ کے مشن سکول میں داخل ہوئے اور وہیں سے ۱۹۱۴ء میں اینٹرنس کا امتحان پاس کیا۔ شیخ اعجاز احمد کے چچا ڈاکٹر اقبال کے استاد میر حسن مرحوم اسی سکول میں ٹیچر تھے۔ آپ اُن کے شاگرد رہے۔ اور اُن کے فیضانِ صحبت سے خوب استفادہ کیا۔

اعلیٰ تعلیم کے لئے شیخ اعجاز احمد لاہور آ گئے اور یہاں کے اسلامیہ کالج میں داخلہ لیا۔ تعلیم کالج کے دوران آپ نے تقریر و تحریر میں خوب نام پیدا کیا۔ اور مارٹن ہسٹاریکل سوسائٹی کے سیکرٹری رہے۔

اسلامیہ کالج لاہور سے بی۔ اے پاس کرنے کے بعد آپ لاہور ہی کے لاء کالج میں داخل ہو گئے اور ۱۹۲۱ء میں وکالت کی ڈگری حاصل کی۔ اب آپ سیالکوٹ واپس چلے گئے اور وہاں وکالت کی پریکٹس کرنے لگے۔ ۱۹۲۶ء میں آپ سب جج بنا دیئے گئے جسے اب سول جج کہتے ہیں۔

کچھ عرصہ بعد لاہور ہائی کورٹ نے شیخ اعجاز احمد کو کمرشل ٹریننگ کے لئے چھ مہینے کے واسطے بمبئی بھیجا۔ ۱۹۳۵ء میں آپ دہلی کے کمرشل جج لگا دیئے گئے۔ برطانوی حکومتِ ہند کا پایۂ تخت، ہندوستان کا معاشرتی مرکز اور ملکی و غیر ملکی صنعت کاروں کا مستقر ہونے کی وجہ سے دہلی کو خاص اہمیت حاصل تھی۔ اس لئے وہاں کمرشل جج کا عہدہ قطعی طور پر غیر معمولی حیثیت رکھتا تھا۔ ساتھ ہی تحریص اور لالچ کا میدان بہت وسیع تھا۔ لیکن آپ نہ صرف اس میں کامیاب رہے بلکہ وہاں اس عہدے پر آپ کے چھ سال فائز رہنے سے خود اس عہدے کا وقار بلند سے بلند تر ہو گیا۔

یوں تو آپ کے بے مثال انصاف کے بیسیوں واقعات کی گونج متحدہ ہندوستان کے گوشے گوشے میں اکثر سُنائی دیتی رہی لیکن ایک واقعہ نے دہلی کے پورے معاشرے پر نہایت گہرا اثر کیا جس کا تذکرہ کئی سال تک دہلی کی ہر مجلس، ہر گلی کوچے میں ہوتا رہا۔ بات یہ تھی کہ مسلمانانِ دہلی کے ایک قبرستان کی وقف زمین کے ایک حصے پر ایک بہت بڑے تاجر نے قبضہ کر رکھا تھا۔ زمین بہت قیمتی تھی۔ اور رقبہ خاصا وسیع تھا۔ اس معاملہ میں اس تاجر کی حمایت کے لئے اُس کے پیچھے کئی خان بہادروں اور بڑے بڑے سرمایہ داروں کی قطار کھڑی تھی۔ جن کے رسوخ کا "سکہ" دہلی سے بمبئی تک چلتا تھا۔ اُن کے مُنہ آنے کی کسی میں جرأت نہ تھی۔ مگر کسی غریب نے نالش داغ ہی دی۔ مقدمہ شیخ اعجاز احمد کے سپرد ہوا۔ سماعتِ مقدمہ کے دوران سامعین اور تماشائیوں کا یہ تاثر تھا کہ انصاف کی یہ کرسی ایسی ہے کہ خود ملکِ معظم بھی اس پر بیٹھ جائے تو وہ مجبوراً فیصلہ خان بہادروں ہی کے حق میں دے گا انہیں کون ناراض کر سکتا ہے۔

کئی طویل سماعتوں کے بعد شیخ اعجاز احمد نے اس مقدمے کا فیصلہ تاجر کے خلاف سُنایا۔ تو دہلی سے لے کر بمبئی تک تمام سرمایہ دار طبقہ سنّاٹے میں آ گیا۔ غیر متوقع فیصلے پر دہلی کے تمام اخبارات نے خاص ضمیمے شائع کئے۔ مسلمان غربا نے ہر بازار اور ہر کوچے میں جلوس نکالے۔ ہزاروں اور سینکڑوں کی تعداد میں مسلمان گروہ در گروہ دیوانہ وار اللہ اکبر کے نعرے لگاتے پھرے۔ کئی گروہوں نے چیتھڑوں سے سرمایہ داری کے بُت بنا کر بازاروں میں جلائے اور وہ غل غپاڑہ ہوا کہ پولیس کو نظم و ضبط قائم رکھنا مشکل ہو گیا۔

شیخ اعجاز احمد چھ سال بعد دہلی سے امرتسر تبدیل ہوئے۔ وہاں تھوڑے عرصہ بعد فوڈ ڈیپارٹمنٹ میں لے لئے گئے۔ تقسیم ملک پر حکومتِ پاکستان نے آپ کو مرکزی فوڈ ڈیپارٹمنٹ کا مستقل جائنٹ سیکرٹری مقرر کیا۔ ۱۹۵۴ء میں آپ اس آسامی سے ریٹائر ہوئے اور پی آئی ڈی سی کے سیکرٹری بنا دیئے گئے وہاں سے آپ ۱۹۵۷ء میں ریٹائر ہوئے تو اقوامِ متحدہ نے اپنی تنظیم ایف اے او (فوڈ اینڈ ایگریکلچر آرگنائزیشن) کی طرف سے آپ کو حکومتِ پاکستان کا ایڈوائزر مقرر کر دیا۔ اِس وقت آپ اسی عہدے پر فائز ہیں۔

شیخ اعجاز احمد نہایت پاکیزہ کردار، وسیع النظر، راست گفتار اور فراخ مشرب انسان ہیں۔ ان کے ان ہی اوصاف کی وجہ سے شاعرِ مشرق ڈاکٹر اقبال مرحوم کو اپنے اس بھتیجے سے بے حد محبت تھی۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحب نے اپنی وصیّت کے ذریعے اپنے بچّوں کے جو تین ولی مقرر کئے تھے۔ اُن میں ایک شیخ اعجاز احمد تھے۔ دوسرے دو ولی چودھری محمد حسین اور منشی طاہر الدین تھے۔

شیخ اعجاز احمد ایک بلند پایہ ادیب اور شاعر ہیں۔ مگر انہیں تمام فنونِ لطیفہ سے گہرا فطری لگاؤ ہے۔ ممکن ہے ان سب کی پوری ٹیکنیک پر آپ کو پورا عبور حاصل نہ ہو مگر ان کے متعلق آپ کی رائے ہمیشہ درست تسلیم کی گئی ہے۔ ذوق ایک وجدانی چیز ہے ٹیکنیک سراسر اکتسابی ہے۔ وجدان کبھی غلطی نہیں کرتا۔

آپ کے قیامِ دہلی، امرتسر، کراچی کے دوران شعرا و ادبا کا جمِ غفیر ہمیشہ آپ کے گرد و پیش رہا۔ اور آپ کی پسند کو اپنی نظم و نثر کی صحت اور فصاحت و بلاغت کے لئے سند سمجھا۔

شیخ اعجاز احمد مستقل طور پر کراچی میں مقیم ہیں۔ مگر اپنے فرائض کی بجا آوری کے لئے اور بعض دوسری وجوہ کے باعث لاہور آتے رہتے ہیں۔ آپ گذشتہ تین سال سے انجمن ترقی ادب ماڈل ٹاؤن سے منسلک ہیں اور اس کی مجلس انتظامیہ کے ممبر ہیں۔ اس کے کئی انعامی مشاعروں میں آپ جج کے فرائض بھی سرانجام دے چکے ہیں۔ شعر و ادب سے آپ کے غیر معمولی لگاؤ کا اندازہ اس حقیقت سے ہو سکتا ہے کہ انجمن ترقی ادب کے مشاعرہ میں شرکت کی خاطر دو دفعہ آپ اپنا غیر ملکی دورہ دو ایک دن کے لئے ملتوی کر دیتے رہے۔

(یارانِ نو صـ ۴۶۷ تا صـ ۴۷۰)

# ایک چھوٹی سی بات

## ایک خاتون لکھتی ہیں:

میں نویں جماعت کی طالبہ تھی جب "فضلِ عمر دینی کلاس" میں پہلی بار شرکت کی سعادت نصیب ہوئی اس کے بعد تو خدا کے فضل سے شادی سے پہلے تک کوئی بھی تعلیمی تربیتی کلاس نہیں چھوڑی۔ چونکہ پہلی مرتبہ شرکت کر رہی تھی اتنے پڑھے لکھے لوگ اس میں شامل تھے اپنی کم علمی کا احساس بہت زیادہ تھا۔ دعاؤں پر زور دیتے ہوئے انتہائی توجہ کے ساتھ امتحان کی تیاری کی اور خدا کے فضل سے طالبات میں سے دوسرے نمبر پر رہی۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ محترم مولانا دوست محمد صاحب کی صاحبزادی مجھ سے ایک نمبر زیادہ لے کر اوّل آئی تھی۔ یہ کلاس اس لحاظ سے بھی ایک یادگار ہے کہ کلاس کے اختتام پر نہایت ہی بابرکت وجود حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ مجھے یاد ہے آپ نے جہاں اور نصائح فرمائیں وہاں ہم لڑکیوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ "بچیو میری ایک بات پلے باندھ لو۔ وہ یہ کہ اپنے خدا سے کوئی پردہ نہیں ہوتا تم لوگ عبادت میں اپنے لئے دعا کیا کرو کہ اللہ تعالیٰ ہمیں زندگی کا ساتھی نیک عطا کرے اور ہمیں صالح اولاد عطا کرے۔ تمام نوجوان بچوں اور بچیوں کو یہ دعا لازماً کرنی چاہیئے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کی دی ہوئی توفیق کے مطابق عمل پیرا ہوئے۔ آج بھی اس مقدس ہستی کے لئے دل کی گہرائیوں سے دعائیں نکلتی ہیں جنہوں نے ایک چھوٹے سے فقرے کے ذریعے زندگی پر محیط مسائل کو بیان کر دیا ہے۔ جس کا اندازہ اب ہوتا ہے اس وقت تو بظاہر یہ چھوٹی سی بات نظر آتی تھی۔ مگر اس کے اثرات پوری نسل انسانی پر محیط ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری نوجوان نسل کو اس سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا کرے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان ـــــ بشیر احمد

# مکرم اللہ بخش صاحب

محترم والد صاحب منگولے ضلع سیالکوٹ میں ۱۸۸۹ء میں پیدا ہوئے۔ صرف ۱۶ سال کی عمر میں حضرت چوہدری اللہ دتہ صاحب ساکن میاں خانوالی (رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ) کے ذریعہ احمدیت قبول کی۔

محترم والد صاحب خاندانی زمیندارہ کام کی انتہائی مصروفیت کی وجہ سے باقاعدہ تعلیم تو صرف پرائمری تک حاصل کر سکے لیکن حضرت بانی سلسلہ کی کتب کے مطالعہ سے اس کمی کو خوب پورا کیا اور اردو عربی اور فارسی میں خاصی دسترس پیدا کر لی۔ ہم ہائی سکول بلکہ کالج کے زمانہ تک ان کے اس علمی خزانہ سے استفادہ کرتے رہے۔ محترم والد صاحب نے پرائمری پاس کر کے تھوڑا عرصہ تدریس کا کام کیا۔ لیکن پھر رشتہ داروں کے اصرار پر اپنا زمیندارہ کام سنبھال لیا۔ اس کام کو ہمیشہ انتہائی محنت سے کیا اور زندگی بھر اپنے علاقہ کے مثالی زمیندار رہے۔ لیکن اس دنیاوی مصروفیت کے باوجود ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم رکھا۔

محترم والد صاحب پچاس سال کے طویل عرصہ تک جماعت احمدیہ چندر کے منگولے پوہلہ مہاراں کے جنرل سیکرٹری، سیکرٹری مال، سیکرٹری اصلاح و ارشاد رہے اور سلسلہ کے مفاد کو ہمیشہ ترجیح دی۔ فصل کے پکنے پر کھلیانوں سے ہی ہر احمدی کے پاس جا کر چندہ وصول کرتے۔ حالانکہ خود بھی اپنے کام میں بے حد مصروف ہوتے۔ نہ صرف قادیان اور ربوہ باقاعدہ جلسہ پر جاتے بلکہ ضلعی مجالس اور مشاورت پر بھی ہمیشہ جماعت کی نمائندگی کرتے۔ سلسلہ کے ہر کام کے لئے ہمیشہ تیار رہتے۔ اور بڑے بیٹے مکرم چوہدری محمد اسحٰق صاحب کو وقف کیا جبکہ اپنے زمیندارہ کام میں اعانت کی شدید ضرورت تھی نیز تینوں بیٹوں کو تعلیم و تربیت کے لئے قادیان بھجوایا حالانکہ ۱۹۳۰ء سے لے کر ۱۹۴۰ء تک کے مندہ کے زمانہ میں غلہ کی قیمت انتہائی گر جانے کی وجہ سے بچوں کے تعلیمی اخراجات پورے کرنے بڑے مشکل تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی قربانی کو قبول کیا اور ساری اولاد کے دلوں میں احمدیت کی محبت اور دین کے لئے قربانی کا جذبہ راسخ کر دیا یہ محترم والد صاحب کا اپنی اولاد پر سب سے بڑا احسان ہے کہ اپنے عملی نمونہ سے وہ ہماری احمدیت سے دلی وابستگی کا موجب بنے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔

مرکز احمدیت اور آئمہ سے آپ کی محبت مثالی تھی۔ ۱۹۴۷ء کے فسادات کے وقت ان کا بڑا بیٹا پہلے ہی قادیان میں تھا۔ مجھے وسط اگست میں عین فسادات کے دوران حفاظت مرکز کے لئے قادیان بھجوایا۔ جب ستمبر میں قادیان بھی فسادات کی لپیٹ میں آ گیا تو آپ نے مرکز کو لکھا کہ "اگر قادیان کی حفاظت کرتے ہوئے میرے دو بیٹے اللہ کی راہ میں قربان ہو گئے ہیں تو وہ تو اپنے مقصد کو پہنچ گئے۔ میری خواہش ہے کہ مرکز کو بچانے کے لئے اگر میرا تیسرا بیٹا بھی کام آ سکے تو میں اُسے بھی پیش کرتا ہوں"۔ اس خط کا ذکر تاریخ احمدیت میں موجود ہے۔ ان واقعات سے پتہ چلتا ہے کہ ہمارے بزرگ احمدیت کے کتنے فدائی تھے اور ہمہ وقت ہر قربانی کے لئے تیار رہتے تھے۔ گویا عملاً انہوں نے دین کو دنیا پر مقدم رکھا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔

ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ دین کے لئے قربانی کرنے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی راہوں پر چلنے والوں کو اللہ تعالیٰ اس دنیا میں بھی بہتر اجر عطا کرتا ہے اور دنیاوی عزت اور مال بھی دیتا ہے۔ محترم والد صاحب لمبا عرصہ سیشن جج کی عدالت میں اسیسر رہے اور ساری عمر گاؤں کی پنچائت کے سرکردہ ممبر بھی۔ گاؤں کے اکثر لوگ آپ کے فیصلوں سے مطمئن ہوتے کیونکہ آپ بغیر کسی رُو رعایت کے سراسر انصاف پر مبنی رائے دیتے۔ محترم والد صاحب کو فوت ہوئے قریباً بیس برس ہو چکے ہیں لیکن ان کی یادیں آج بھی تازہ ہیں بہشتی مقبرہ ربوہ میں ان کے کتبہ پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے ارشاد پر مندرجہ ذیل الفاظ کندہ کئے گئے۔

"محترم (۔) صاحب بڑی محبت کرنے والے بزرگ تھے"۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

زراعت کالم ـــــ مرزا خلیل احمد قمر

# تھور زمین کی اصلاح

پاکستان میں ہر سال ایک لاکھ ایکڑ زمین سیم و تھور کا شکار ہو رہی ہے۔ جس سے پاکستان میں زیر کاشت رقبے میں کمی ہو رہی ہے۔ صرف پاکستان ہی تھور کا شکار نہیں ہے۔ دنیا کے بہت سے ممالک میں یہ مسئلہ شدت اختیار کر رہا ہے۔ جس کی وجہ سے دنیا بھر کے ممالک میں شور زدہ زمینوں کو قابل کاشت بنانے کے طریقوں پر تحقیق ہو رہی ہے۔ اس سلسلہ میں برطانیہ میں ایک ڈیزرٹ ریسرچ ایسوسی ایشن قائم ہے۔ اس ایسوسی ایشن کا کام ایسے علاقوں میں جو مسلسل خشک سالی کا شکار رہتے ہیں ایسے پروگرام بنانا ہے اور ایسے پودوں کی تلاش ہے جو ریگستان سیم اور تھور کا شکار ہونے والی زمینوں کو قابل کاشت بنا سکیں۔
اسی طرح مشرقی چین کے زرد دریا کے ڈیلٹا کی زمین جو کہ تھور زدہ ہے اس کو قابل کاشت بنانے کے سلسلہ میں تحقیق کی جا رہی ہے۔ اس زمین میں نمک اتنا زیادہ ہے کہ زمین پر نمک کی سفید تہہ بچھ گئی ہے۔ لہٰذا کاشت کرنا آسان نہیں ہے۔ اس زمین کو قابل کاشت بنانے کے لئے ماہرین ایسے پودوں پر تحقیق کر رہے ہیں۔ جو زمین سے نمک کو کھینچ لیں۔ اس سلسلہ میں پودوں کا ایک ایسا حصہ جو جے نسی فیڈا کہلاتا ہے زیر تحقیق ہے۔ اس حصہ کی خاصیت یہ ہے کہ اگر آپ کسی موسم میں بھی شور زدہ زمین میں لگا دیں تو تیار ہونے کے بعد آپ ان پودوں کو کاٹ کر زمین کا نمک دور کر سکتے ہیں۔ یہ نمک اس کے پتوں میں جمع ہو جاتا ہے اور یہ پودے فی ایکڑ ۶ من نمک نکال دیتے ہیں۔

اس سلسلے میں کئی ایسے پودوں پر کام ہو رہا ہے جو نمک کو زمین سے نکال سکیں اور نمک زدہ زمین میں جن کا کاشت بھی ہو سکے۔ اس قسم کے پودے کھیتوں کی اطراف یا حفاظتی باڑ کے طور پر بھی لگائے جا سکتے ہیں۔ ان پودوں کی تلاش دنیا کے ہر علاقے میں جاری ہے۔ اور کئی پودے ایسے ملے ہیں جو شور زدہ زمینوں میں لگائے جا سکتے ہیں۔ ان میں سے ایک پودے کا نام سسنیانہ ہے۔

اب اس سلسلے میں یہ حکمت عملی اختیار کی جا رہی ہے کہ نمک چوسنے والے پودوں کے ساتھ ساتھ ایسے پودے بھی لگائے جائیں جو شور زدہ زمینوں میں بار آور ہوں اور پھر ان زمینوں میں چقندر اور کپاس کی فصلیں لگائی جا سکیں گی۔ کیونکہ یہ دونوں فصلیں ایسی زمینوں میں کاشت کی گئی ہیں جن زمینوں میں نمک تھا جس سے نمک بہت ہی کم ہو گیا۔ ایک اور درخت جو بہت ہی کار آمد ثابت ہو رہا ہے وہ روسی زیتون کا درخت ہے۔ اس سے نہ صرف زمین درست ہوئی بلکہ اس سے لکڑی بھی حاصل ہوئی اور کھانے کو پھل بھی ملا۔

(ماخوذ از جدید زراعت اکتوبر ۱۹۹۲ء)

# مختصرات

مکرمہ عفت نسرین ظفر صاحبہ نے گوجرہ سے اپنے والد محترم سید محمد ظفر اللہ شاہ صاحب کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ ۱۹۳۳ء میں پیدا ہوئے اور ۳۸ برس کی عمر میں عین عالم شباب میں خدا کے حضور حاضر ہوئے۔ بچپن سے ہی خوب سیرت، خوبصورت اور نیک فطرت تھے۔
جلسہ سالانہ پر جانے کا شوق ایسا تھا کہ ایک بار چھوٹی بیٹی جس کی عمر اڑھائی سال تھی سخت بیمار ہو گئی۔ ڈاکٹروں نے کہہ دیا کہ بچنے کی امید نہیں۔ مگر والد صاحب نے کہا کہ جلسہ پر ضرور جائیں گے وہاں جا کر اللہ نے چاہا تو لنگر کی روٹی سے صحت یاب ہو جائے گی اور پھر اسی طرح ہوا۔ محترم سید محمد ظفر اللہ شاہ صاحب حضرت امام جماعت کی ہر تحریک پر والہانہ لبیک کہنے والوں میں شامل تھے۔ مالی قربانی اپنی توفیق سے بھی بڑھ کر کرنے کی کوشش کرتے۔ اپنے بچوں کے لئے ہمیشہ دعا کرتے کہ لائق اور خادم دین ہوں۔
اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔

## ناظمین اطفال متوجہ ہوں

یکم تا ۱۰ دسمبر ۱۹۹۲ء عشرہ وصولی وقف جدید منایا جا رہا ہے۔ اس عشرہ میں اپنی مجالس کی وقف جدید کی سو فیصدی وصولی کی کوشش کریں اور اس کی رپورٹ مرکز میں ارسال کریں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ پاکستان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

### بقیہ صفحہ ۲ سے آگے

ہیں۔ جب کوئی سیکرٹری اشاعت یہ کام کرنے لگے گا تو ذرائع اس کو خود بخود نظر آتے جائیں گے۔ پھر جتنا کام زیادہ ہوتا جائے گا۔ اتنی اس کی بے چینی بڑھتی جائے گی۔ یہی باتیں وہ ہر وقت سوچے گا۔ اور یہی سوچتے سوچتے سو جائے گا اور خواب میں بھی اس کو یہی باتیں نظر آئیں گی۔ اور پھر خدا تعالےٰ اپنے فضل سے ان مسائل کا حل بھی بتا دے گا۔ پھر یہ کام ساری زندگی کا جنون سا بن جائے گا۔ اور حقیقتاً جنون کے بغیر کام نہیں ہوتا۔ دراصل یہ کام کا جنون ہے۔ یہ پاگل کر دینے والی لگن ہے۔

وہ لوگ کتنے بدنصیب ہیں جو دنیاوی عزت حاصل کرنے کے لئے یہ عہدے حاصل کرتے ہیں۔ عزت دینے کی خاطر جو ووٹ دیتا ہے وہ بھی اور جو ایسے ووٹ لیتا ہے وہ بھی مارا گیا۔ اس لئے ہمیں ہر قطرہ پر نظر رکھنی ہو گی۔ ایک قطرہ بھی ایسا نہ ہو جو ضائع ہو جائے۔ اس پہلو سے اپنی ذات اور وجود کا شعور حاصل کریں کہ آپ کون ہیں؟ آپ پر کیا ذمہ داریاں ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ سیکرٹری اشاعت کا یہ بھی کام ہے کہ وہ یہ جائزہ لیتا رہے کہ جن کو کتب دی جاتی ہیں ان کا ردعمل کیا ہے؟ کیا ایسا تو نہیں کہ طلب کچھ اور ہے اور جماعت احمدیہ کچھ اور چیزیں شائع کر رہی ہے۔ اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے عربی رسالہ التقویٰ کا ذکر فرمایا کہ پہلے یہ ۲-۳ ہزار کی تعداد میں شائع کیا جاتا تھا۔ لیکن اکثر سیکرٹریانِ اشاعت نے اس میں کوئی دلچسپی نہ لی۔ نتیجہ یہ نکلا کہ بہت سے ایسے رسائل بھجوائے جاتے رہے جن کی طرف سے کوئی فائدہ ہونے کی خبر نہیں ملی۔ جب جماعت سے پوچھا گیا کہ دو تین سو رسالے آپ کی جماعت کی طرف سے لگوائے گئے تھے ان کا پتہ کریں اس کا کیا فائدہ ہوا۔ تو متعلقہ جماعت کی طرف سے یہ جواب آیا کہ یہ رسالے بند کر دیں۔ ہم ان کا چندہ ادا نہیں کر سکتے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا التقویٰ ہے۔ ریویو ہے۔ پھر ہر ملک کے اپنے رسائل ہیں جن سے دشمن کو فائدہ پہنچایا جا سکتا ہے۔ اگر کوئی سیکرٹری اشاعت پوری تندہی سے کام شروع کرے گا تو

پھر اسے کام کے بوجھ کا احساس ہو گا تب اسے پتہ چلے گا کہ جیسے کوئی مصیبت آپڑی ہو۔ پہاڑ سر پر ٹوٹ گرا ہو۔ پھر وہ دعائیں کرے گا کہ خدایا میری مشکل آسان کر۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر ہر روز بھرپور کام کر کے سوئے گا تو اسے طمانیت کی میٹھی نیند آئے گی۔ جو سکون کی نیند ایک تھکے ہوئے مزدور کو نصیب ہوتی ہے وہ اس عیاش امیر کو نہیں ملتی جس کا بدن کبھی تھکا ہی نہیں۔ جو لطف بھوکے کو کھانا کھانے میں ملتا ہے وہ اس امیر کو نہیں مل سکتا جس نے ٹھونس ٹھونس کر معدہ بھر لیا ہو۔

اس لئے ایسے عہدے دار کا کوئی دن فکر اور تشویش سے خالی نہیں گزرنا چاہیئے۔ جب اس کا بوجھ بڑھے گا تو وہ بوجھ ہلکا کرنے کی التجا کرے گا۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ بوجھ کم کرنے کی دعا مانگی جائے بلکہ اس دعا کا مطلب یہ نکلے گا کہ اے خدا جو بوجھ تو نے مجھ پر ڈالے ہیں اس کو اٹھانے کی طاقت عطا کر اور میری طاقت کو بڑھا۔ اس دعا کا مقصد کام کو سر سے ٹالنا نہیں ہوتا بلکہ اور زیادہ کام کرنے کی طاقت مانگنا ہوتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے تجربہ کر کے دیکھا ہے کہ یہ دعا کبھی رد نہیں ہوتی۔ یہ میرا ساری عمر کا تجربہ ہے کہ پھر خدا تعالیٰ اسے ایسے مددگار مہیا کرتا ہے ایسے راستے سمجھا دیتا ہے کہ وہ بھاری بوجھ اس کو اٹھانا آسان ہوتا چلا جاتا ہے۔

پس ایک عہدے دار جب اپنے عہدے کی امانت کا حق ادا کرنا چاہے تو اس کے دو ہی رستے ہیں۔ پہلا یہ کہ اس کام کی وسعت کا احاطہ کرے پھر ایک دم نہیں بلکہ آہستہ آہستہ بوجھ اٹھائے اور جب باوجود سخت کوشش اور محنت کے وہ بوجھ نہ اٹھایا جائے تو پھر دعا کرے۔ ایسے مضطر کی دعا اللہ تعالیٰ ضرور قبول کرے گا۔ اس کے مسائل حل کر دے گا اور وہ کام آئندہ عمدگی سے اور سلامتی سے کرتا چلا جائے گا۔

حضور ایدہ اللہ نے آخر میں فرمایا کہ جہاں تک میری آواز پہنچ رہی ہے جو جو عہدے دار میری بات سن رہے ہیں وہ ابھی یہ عہد کریں کہ وہ اپنے طرزِ عمل میں تبدیلی پیدا کریں گے۔ تا کہ آئندہ خطبے تک مجھے یہ دکھائی دینے لگے کہ تبدیلی اور بہتری پیدا ہو رہی ہے اے خدا تو ایسا ہی کر۔

### بقیہ صفحہ ۱ سے آگے

بڑھایا تھا۔ مکرم مبشر احمد صاحب محترم مولانا غلام احمد صاحب بدوملہی کے پوتے ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

### قولِ سدید

دینِ حق کی یہ تعلیم ہے کہ ہمیشہ قول سدید ہونا چاہیئے کیونکہ بہت سے جھگڑے اور تفرقے قول سدید نہ ہونے سے ہی پیدا ہوتے ہیں۔

(ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

## قادیان کا جلسہ مواصلاتی رابطہ پر

لندن ۲۷ نومبر۔ مواصلاتی سیارے کے ذریعے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ کا خطبہ نشر ہونے سے پہلے یہ اعلان بھی کیا گیا کہ جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۹۲ء کی کارروائی بھی براہ راست ٹیلی کاسٹ کی جائیگی اس کا آغاز جمعہ ۲۵ دسمبر کو لندن کے وقت کے مطابق دس بجے دن (پاکستان کے وقت کے مطابق ۳ بجے سہ پہر) ہو گا۔ باقی دنوں کی کارروائی بھی دکھائی جائے گی۔

اس سال آٹھ ۸ تا چودہ ۱۴ جنوری کو ہفتہ تربیت منایا جائے گا۔ ناظمین اطفال کو اس کا پروگرام بھجوایا جا رہا ہے۔ اس کے مطابق اس ہفتہ کو کامیاب بنائیں اور ہفتہ کے اختتام پر اسکی رپورٹ مرکز میں جلد سے جلد بھجوائیں۔ (مہتمم اطفال الاحمدیہ)

### بقیہ: صفحہ ۴ سے آگے

پہلے البانیہ کا ملک کمیونزم کے ماتحت تھا۔ لیکن ماسکو سے اور بیجنگ سے دونوں سے الگ اس کی خواہش تھی کہ یہ کسی کی طرف دیکھے بغیر اپنے کمیونزم کو جاری رکھے۔ لیکن اب سارے یورپ میں یہ غریب ترین ملک ہے اور اس کی کوشش ہے کہ یہاں جمہوریت مستحکم ہو اور منڈی کی اقتصادیات کا آغاز کیا جائے۔ لیکن البانیہ کے لوگ اس بات سے ڈرتے ہیں کہ اگر یوگوسلاویہ کی جنگ آگے بڑھی تو وہ بھی اس لپیٹ میں آ جائیں گے۔


مفید اور مؤثر دوائیں

نور کاجل
آنکھوں کی تندرستی اور خوبصورتی کیلئے ۵/ روپے

نور اُبٹنہ
چہرے کے کیل، چھائیوں، داغوں، مہاسوں کو دور کر کے حسن میں اضافہ کرتا ہے ۱۰/ روپے

نور آملہ
سکری خشکی دور کر کے بالوں میں نرمی اور چمک پیدا کرتا ہے ۱۰/ روپے

تابانی
ہربل باڈی لوشن: چہرہ اور ہاتھوں کی خوبصورتی اور دلکشی کیلئے ۱۰/ روپے

خورشید یونانی دواخانہ گول بازار ربوہ


### مشتہرین حضرات کی خدمت میں گذارش

ادارہ الفضل اپنے ہر مشتہر کا اشتہار دینا چاہتا ہے اور ہماری یہی خواہش ہے کہ زیادہ سے زیادہ اشتہارات آئیں۔ لیکن اشتہارات کی اشاعت میں بعض اوقات جگہ کی تنگی کا مسئلہ حائل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اشتہارات اور دیگر مضامین میں توازن رکھنا لازمی ہے۔ ایسی صورت میں اشتہار کی اشاعت رک بھی سکتی ہے۔ امید ہے مشتہرین ہماری اس مجبوری کو ملحوظ رکھیں گے۔

(مینیجر)


جدید فیشن کے ساتھ روایتی زیورات
شریف جیولرز
فون دکان: ۶۴۹ - رہائش: ۶۷۱
اقصیٰ روڈ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دانت اچھے صحت اچھی

دانت نکلوائیے مت — دانت نکالنا کوئی علاج نہیں — دانت درد کا فوری علاج

35 سالہ تجربہ کار

دانت بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں۔ دانتوں کے کراؤن بنوانے کیلئے تشریف لادیں

شریف ڈینٹل کلینک ربوہ فون 418

دانتوں اور مسوڑھوں کی جملہ امراض مثلاً پائیوریا ماسخورہ۔ خون کا آنا۔ پانی کا گرم اور سرد لگنے کا تسلی بخش علاج ❊ فل سیٹ کے ماہر

ٹیڑھے اور بدصورت دانت سیدھے اور خوبصورت کئے جاتے ہیں

---

# دی ہیومن ہاؤس پبلک سکولز (مکمل انگلش میڈیم)

ربوہ کیمپس :۔ ۵/۲۲ دارالعلوم غربی۔ فون : ۷۹۰

فیصل آباد کیمپس :۔ ۵۱۷ اے غلام محمد آباد۔ فون : ۶۸۰۵۱۷

— داخلہ ۱۹۹۳ء —

ہیومن ہاؤس سکولز میں جونیئر اور سینیئر سیکشنز میں داخلہ

— یکم دسمبر ۱۹۹۲ء —

سے شروع ہو رہا ہے۔ پراسپکٹس دفاتر سکولز سے حاصل کریں

داخلہ ـــــ بغیر داخلہ فیس کے

ٹرانسپورٹ کا تسلی بخش انتظام موجود ہے ـــــ چیئرمین ہیومن ہاؤس سوسائٹی

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

---

# فلو کیوریٹو سمیل // FLU CURATIVE SMELL // ربوہ کا تحفہ

ساری دنیا کے لئے۔ خود آزمایئے۔ تسلی ہوتے پر اسے دنیا میں پھیلایئے لوگوں کو غیر ضروری استعمال ادویہ (MEDICATION) سے بچا کر سکھ کا سانس لینے کا موقع فراہم کیجئے۔ میڈیکل اور نان میڈیکل دونوں لائنوں کے کاروباری دوست اپنے ملک اور علاقہ کیلئے ڈسٹری بیوشن لے سکتے ہیں۔

موجد: راجہ نذیر احمد ظفر چیئرمین کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل گولبازار ربوہ پاکستان۔ فون ۶۰۶ / ۷۷۱

---

# ضرورت کاریگر صابن

خدا تعالیٰ کے فضل سے بھائی سوپ اپنے اعلیٰ معیار بہترین کارکردگی اور وزن میں پورا ہونے کی وجہ سے ہاتھوں ہاتھ بک رہا ہے۔ اپنے معزز خریداران کی ضرورت کو پورا کرنے کیلئے پانچ تجربہ کار محنتی اور دیانتدار کاریگروں اور صابن کاٹنے کے ماہروں کی فوری ضرورت ہے۔

ـــ مناسب تنخواہ کے علاوہ بونس اور رہائش کی سہولت بھی دی جائے گی۔ ـــ

ـــ رابطہ دفتر ـــ

وائیر کیمیکل کمپنی کہکشاں کالونی بالمقابل نئی جلسہ گاہ۔ ربوہ فون ۲۴۰-۶۱۵-۰۴۵۲۴

---

علاج اور مشورہ کیلئے قدیمی، شہرہ آفاق

# حکیم عبدالحمید اعوان ابن حکیم نظام جان

خود ملیں یا جوابی خط لکھیں پوسٹ بکس نمبر ۱۹۰ گوجرانوالہ

---

# ضرورت سٹاف

ہمیں اپنی فیکٹری واقع جہلم کیلئے مندرجہ ذیل سٹاف کی ضرورت ہے

## ۱۔ مشین آپریٹر

متعلقہ کام میں تین سالہ تجربہ یا گورنمنٹ سے منظور شدہ ادارہ سے ایک سالہ ڈپلومہ، دورانِ ٹریننگ کم سے کم تنخواہ -/۱۵۰۰ روپے ماہوار۔

## ۲۔ بوائلر آپریٹر کلاس "سی"

کم سے کم تنخواہ -/۱۷۵۰ روپے ماہوار

## ۳۔ شفٹ سپروائزر۔ مشین سپروائزر۔ مشین آپریٹر

پانچ سالہ تجربہ یا کسی گورنمنٹ کے ادارہ سے تین سالہ ڈپلومہ، ٹریننگ کے دوران تنخواہ -/۱۷۵۰ روپے ماہوار ہوگی مستقل ہونے کی صورت میں کچھ افراد کو فیملی کوارٹرز رہائش دی جاسکتی ہے۔ تمام افراد کیلئے فری رہائش اور تمام سہولتیں مثلاً میڈیکل۔ اولڈ ایج پنشن، سوشل سیکورٹی وغیرہ وغیرہ

ـــ تصدیق شدہ درخواستیں مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال کریں ـــ

جنرل منیجر پاکستان چپ بورڈ پرائیویٹ لمیٹڈ پوسٹ بکس ۱۸ جہلم

---

# الطاف فرنیشرز

شیخوپورہ روڈ۔ فیصل آباد

---

## خوشخبری //

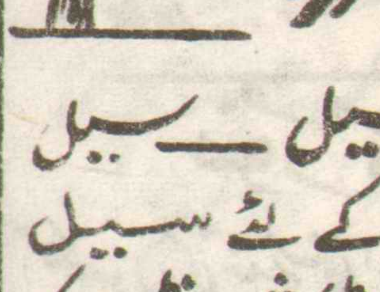

سیل ـــ سیل ـــ سیل

پورے پاکستان کے لئے سیل ورلڈ سیٹلائٹ ڈش اینٹینا کی قیمتوں میں حیرت انگیز کمی

جلد آیئے۔ جلد پایئے کی بنیاد پر قیمت صرف -/۱۲,۲۵۰ روپے (۸ فٹ مینش ریموٹ ریسیور) بہترین رزلٹ

(نوٹ: یہ پیشکش صرف ۱۰ دسمبر ۹۲ء تک کے لئے ہے)۔ رابطہ: ویڈیو ماسٹرز۔ براڈ ٹریڈرز رحمت بازار۔ ربوہ

TEL محمود احمد فرید ۵۶۲-۰۴۵۲۴

این۔ اے خان ۴۲۰-۰۴۵۲۴